رسائل و مسائل

میرزائے قادیانی کے دعاوی

مولانا عبد المالک صاحب (شعبہ استفسار: ۱ منت)

سوال ۱۔ جماعت احمدیہ ربوہ کے علمائے کرام نے موجودہ دنوں میں دو رسالے شائع کیے ہیں۔

۱۔ چودھویں صدی اور پندرھویں صدی کا سنگم۔

۲۔ چودھویں صدی کی اہمیت وغیرہ۔

اِن دونوں رسالوں میں سابقہ بزرگوں کے کشوف، الہامات اور پیش گوئیاں درج ہیں، جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ مجدد چودھویں صدی امام مہدی اور مسیح علیہ السلام کا اِسی زمانہ کے اندر آنا ضروری تھا۔ چونکہ حضرت میرزا صاحب کے سوا کسی نے مجدد، امام مہدی اور مثیلِ مسیح علیہ السلام کا دعویٰ نہیں کیا لہٰذا وہ سچے ہیں۔ اور اگر یہ اپنے دعوی میں جھوٹے ہیں اور کوئی نہیں آیا ہے تو پھر احادیث اور بزرگوں کے کشوف اور الہامات جھوٹے ہیں اور چودہ سو سالوں سے امام مہدی اور مسیح ابن مریم کا انتظار محض جھوٹ پر مبنی تھا اور اُمت کو دھوکا اور فریب دیا گیا ہے۔ حدیث مجدد مشہور حدیث ہے۔ اُمت کے اختلافات کے دور کرنے کا ایک ہی علاج بتایا گیا تھا، وہ بھی نہ آیا۔

موجودہ وقت میں پاکستان کے جملہ علماء کرام، پیرزادگان اور سجادہ نشین نفاذِ شریعت کے متوالے ہیں، مگر بہتر فرقوں نے بہتر سیاسی پارٹیاں بنائی ہیں۔ یہ سب ایک خدا، ایک قرآن کریم، ایک رسول صلعم کو مانتے ہوئے متفق کیوں نہیں ہوتے؟

۲- اخبارات میں تمام سابقہ انبیاء کرام جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے، اُن کے زمانوں میں خرابیوں کا ذکر ہے وہ تمام خرابیاں مجموعی طور پر ہزارہا درجہ مسلمانوں میں اتم درجہ پائی جاتی ہیں۔ مسلم ممالک ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ ایک جگہ نہیں، ہر ملک میں ذلیل و خوار ہیں۔ ایک کافر کے مقابلے میں ہزار مسلمان شکست خوردہ ہیں۔ قرآن کریم اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلم کی جو خوبیاں بیان ہوئی ہیں ان کے بجائے بُرائیاں ہیں۔ بچوں کے اغوا، عورتوں کے اغوا، زناکاری کے کارنامے، حفاظ اور ائمہ مساجد کے نام سے شائع ہوتے ہیں۔ جاسوس، سمگلر، فسادات، ہڑتال، رشوت خوری، قتل و غارت کی خبریں جلی عنوانات سے شائع ہوتی ہیں۔ علمائے کرام نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث) منبروں کو چھوڑ کر سیاست اور سرکاری کرسی کے لیے جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اگر علماء مساجد میں پاک کردار ادا کرتے ہوئے وعظ و نصیحت کریں تو معاشرہ یقینی طور پر جنت نما ہو سکتا ہے۔ شہر لاہور کی مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ جمعہ کے خطبوں اور صبح کی نماز کے بعد درس قرآن میں بذریعہ لاؤڈ اسپیکر گندی سے گندی گالیاں دی جاتی ہیں۔ ان چیزوں کا اخبارات میں بھی ذکر اذکار آیا کرتا ہے۔

براہ کرم احمدیوں کے دو رسالوں کا جواب کافی شافی شائع فرما کر مسلمانوں کو مطمئن کریں۔ اگر یہ دونوں رسالے حقیقت پر مبنی نہ ہوں تو حکومت کے ذریعے بند کروائے جائیں اور تادیبی کارروائی کی جائے۔

اگر جماعت اسلامی کے اکابرین بمشورہ صدر ضیاء الحق صاحب احمدیوں کے ساتھ مباہلہ کا اعلان کر دیں تو یقینی طور پر بڑے بڑے علماء، اولیاء، صلحاء اور صوفیاء آپ کے ساتھ شامل ہونے کو سعادتِ دارین جانیں گے۔

جواب ۱- قادیانیوں کے جن کتابچوں کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ تو ہماری نظر سے نہیں گزرے، البتہ ان کے جن مندرجات کا آپ نے تذکرہ کیا ہے ان میں کوئی جان نہیں ہے کہ ان کی تردید شائع کی جائے۔ نہ ہی یہ باتیں ان کی طرف سے پہلی بار منظرِ عام پر آئی ہیں۔

۱ — کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ سو سے زیادہ متواتر احادیث میں حضرت مسیح بن مریم کے نزول کا ذکر ہے ان کی تصریحات کو نظر انداز کر دیا جائے اور ایک فاترالعقل جھوٹے اور دین کی ابجد سے ناواقف شخص کو محض اس بنا پر کہ اس نے "مسیح ابن مریم" کا مصداق اور مثیل ہونے کا مجنونانہ دعویٰ کیا ہے، مسیح موعود مان لیا جائے۔ اگر دعویٰ کرنا ہی دلیل ہے تو اگرہ سال پہلے کوئی شخص دعویٰ کر دیتا تو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا لازم ہو جاتا۔

۲ — قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت اور نبوت کو ثابت کرنے کے لیے کئی باتیں گھڑ کر مشہور کرنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے تو یہ بات مشہور کی گئی کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے لہٰذا اس صدی میں مسیح موعود کا آنا لازمی ہے اور چونکہ غلام احمد قادیانی نے اس بات کا دعویٰ کر دیا ہے لہٰذا یہی مسیح موعود ہے اور اب چونکہ چودھویں صدی ختم ہو چکی ہے تو پندرھویں صدی کو بھی سامنے میں شامل کر لیا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس حدیث میں چودھویں صدی کا بطور خاص ذکر آیا ہے کہ اس میں مسیح موعود کو آنا ہے؟ اس کا کوئی جواب قادیانیوں کے پاس نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہر صدی میں تجدید دین کے کام کے لیے کچھ لوگوں کو اٹھائے جانے کا ذکر احادیث میں آتا ہے لیکن اس کا فیصلہ تو کسی آدمی کے کام کو دیکھ کر ہی کیا جائے گا کہ اس نے دین کی کیا تجدید کی ہے۔ غلام احمد قادیانی کی عمر بھر کی جدوجہد مسلمان علماء کو گالیاں دینے، اپنے اوپر ایمان لانے اور انگریزوں کی غلامی کی تلقین اور جہاد کی مخالفت کرنے میں گذری، کیا یہی تجدیدی کام ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کسی کو اٹھاتا ہے؟ تجدیدی کام تو ان لوگوں نے کیا ہے جنہوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا، اسلامی نظام کے غلبہ کو دورِ حاضر کا مسئلہ بنایا اور مسلمانوں کو اس کے لیے متحرک کیا۔

بعض علماء کی عاقبت نااندیشی اور فتویٰ بازی مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتی۔ یہ ایک کمزوری ہے جسے رفع کرنے کے لیے تحریک اسلامی سرگرم عمل ہے۔ ان شاء اللہ اسلامی نظام کے قیام کے سامنے یہ چھوٹے موٹے مسائل حل ہو جائیں گے۔ تاہم یہ حضرات تو دائرہ اسلام میں رہ کر ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں، لیکن